سوال

(1053) مِنیٰ میں حاجی کے لیے نمازِ عید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے ہفت روزہ ''الاعتصام'' شمارہ ۱۳۔ ۱۹۹۵ء میں لکھا ہے کہ ''حاجی آدمی مزدلفہ سے واپسی پر ممکن ہو تو نمازِ عید پڑھ لیں۔ ''کیا نبیﷺ نے عید کی نماز حج کے وقت پڑھی تھی؟ آج جو آدمی عید کی نماز پڑھتا ہے وہ نبیﷺ کا نافرمان تو نہ ہوگا؟ کیا حاجی نمازِ قصر بھی ایام مِنیٰ میں پڑھ سکتا ہے خواہ وہ مِنیٰ میں ہو یا حرم میں کیا وہ نافرمان تو نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہلِ علم کا کچھ اختلاف ہے، لیکن راجح بات یہ ہے، کہ مِنیٰ میں حاجی کے لیے نمازِ عید نہیں۔ اس بات کی واضح دلیل صحیح مسلم میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ہے، جس میں نبی اکرمﷺ کے حج کی صفت و کیفیت بیان ہوئی ہے۔ اس میں الفاظ یوں ہیں:

'أَتَی الْجَمْرَةَ الَّتِی عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِی. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَی الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّینَ بَدَنَةً بِیَدِهٖ' (صحیح مسلم، باب حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۱۲۱۸)

یعنی ''رسول اللہﷺ اس جمرہ کے پاس آئے، جو درخت کے قریب ہے۔ اس کو چھوٹے سات کنکر مارے، جو دو انگلیوں سے مارے جاتے ہیں۔ پھر قربان گاہ کی طرف لوٹ آئے اور پس تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے قربان کیے۔''

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے، کہ حاجی پر نمازِ عید نہیں، کیونکہ حاجی پر اگر عید ہوتی، تو جمروں سے فارغ ہو کر نمازِ عید پڑھ کر، پھر قربانی کرنی چاہیے تھی۔ اس لیے کہ قربانی نمازِ عید کے بعد ہوتی ہے۔ نبیﷺ کا رمیٔ جمار سے فارغ ہو کر سیدھا قربان گاہ میں تشریف لے جانا، اس بات کی واضح دلیل ہے، کہ ''حجۃ الوداع'' کے موقع پر آپﷺ نے نمازِ عید نہیں پڑھی۔

ایام مِنیٰ میں حاجی نماز صرف ''قصر'' کرے، جمع نہ کرے کیونکہ حجۃ الوداع میں نبی اکرمﷺ نے اسی طرح نماز پڑھی تھی۔ (ملاحظہ ہو! صحیح بخاری وغیرہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :839

محدث فتویٰ